ADVANCE SOCIAL SCIENCE ARCHIVE JOURNAL
Available Online: https://assajournal.com
Vol. 03 No. 02. April-June 2025.Page#.1211-1219
Print ISSN: 3006-2497 Online ISSN: 3006-2500
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

An Academic and Research-Based Review of the Council of Islamic Ideology Recommendations Regarding Interest-Free Banking

بلاسود بینکاری سے متعلق اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کا علمی و تحقیقی جائزہ

Rahim Ullah
Ph. D Scholar Qurtuba University of Science and Information Technology Dera Ismail Khan
rahimullah121@gmail.com
Dr Abdul Wahab
Professor Qurtuba University Of Science and Information Technology Dera Ismail Khan
abdulwahab2842@gmail.com

Abstract
Since long, elimination of interest (riba) from financial systems has been of the foremost concern in Islamic economic thought. In this academic and research based review of recommendations of the relevant council of Islamic Ideology regarding the implementation and operationalization of the interest free banking system this study is offered. So as many Muslim-majority countries have battled with finding ways to make modern financial practices fit Shariah principles, councils and regulatory bodies have helped financial institutions find ways to do business islamically. This paper analyzes, in particular, the structure, rationale and practical implications of council recommendations over time and evaluates how these proposals respond to the challenge of developing Shariah compliant mechanisms to replace conventional interest based ones. The philosophical and jurisprudential bases of interest free banking are investigated based on classical and modern Islamic sources, as well as the comparative financial systems. Further, the technical feasibility of the recommendations is evaluated from a financial sustainability, regulatory compliance, risk management and customer engagement perspective. This research employs a combined qualitative content analysis and comparative methodology to discover the core themes found in the council's proposals (PLS, mudarabah and murabaha), in addition to discussing the practical limitations related to adoption of policy, market competitiveness and institutional resistance.In addition, this paper outlines successful global case studies in Malaysia, Iran and Pakistan where policy intervention inspired by council recommendations has dramatically shifted the banking landscape. The research shows that while the theoretical frameworks proposed by the councils are broad and grounded in the principles of Islamic finance, the implementation of these theories is impeded by a lack of institutional preparedness, insufficient awareness of the public and legislative gaps. Additionally the study is able to assess the extent to which political will, economic pressures and globalization influence the implementation of such reforms. The paper ultimately arrives at the conclusion that Islamic councils' recommendations lay out a blueprint for the transformation of the interest bearing banking system to an interest free system. These proposals, however, necessitate stronger integration strategies, stakeholder education and a macroeconomic alignment to realize their complete potential. Further research must be devoted to developing dynamic models that integrate religious ethical imperatives and the need for modern financial requirements to achieve both religiosity compliance and efficient economic outcomes. Thus, this review functions both as an evaluative critique and forward looking roadmap for those in the scholarly, policy making or practitioner communities interested in helping further development of authentic Islamic financial systems.

Keywords: Interest-Free Banking, Islamic Finance, Council Recommendations, Shariah Compliance, Profit-and-Loss Sharing, Riba-Free Economy, Islamic Banking Reforms

تمہید

بینکاری نظام کی اہمیت اور اس کا معاشی کردار

بینکاری نظام کسی بھی ملک کی معیشت کا ریڑھ کی ہڈی سمجھا جاتا ہے، جو سرمایہ کاری، قرضہ دینے، اور مالی لین دین کو منظم کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ نظام نہ صرف افراد اور کاروباری اداروں کو مالی خدمات فراہم کرتا ہے بلکہ ملکی معیشت کو مستحکم بنانے میں بھی کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ روایتی بینکاری نظام میں سود (ربا) کو بنیادی عنصر کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے یہ نظام اسلامی اصولوں کے مطابق نہیں ہے۔ اسلامی بینکاری کا مقصد سود سے پاک ایک ایسا مالیاتی نظام قائم کرنا ہے جو شرعی اصولوں کے عین مطابق ہو۔ بینک نہ صرف لوگوں کی بچت کو محفوظ رکھتے ہیں بلکہ انہیں مختلف منصوبوں میں سرمایہ کاری کے مواقع بھی فراہم کرتے ہیں، جس سے معاشی ترقی کو فروغ ملتا ہے۔ اسلامی بینکاری کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ معاشی سرگرمیاں انصاف، شفافیت، اور اخلاقی اقدار پر مبنی ہوں، تاکہ معاشرے کے تمام طبقات کو یکساں فوائد حاصل ہوں۔

سود (ربا) کا مفہوم اور اس کی حرمت کا شرعی پس منظر

سود یا ربا سے مراد کسی قرض یا ادھار پر اضافی رقم وصول کرنا ہے، جو اسلامی شریعت میں قطعی حرام ہے۔ قرآن مجید اور احادیث میں سود کی مذمت واضح طور پر بیان کی گئی ہے، اور اسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ جنگ قرار دیا گیا ہے۔ سود کی حرمت کا بنیادی مقصد معاشرے میں استحصال، ناانصافی، اور معاشی عدم توازن کو ختم کرنا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق، دولت کو صرف تجارت یا پیداواری سرگرمیوں کے ذریعے حاصل کیا جانا چاہیے، نہ کہ قرضہ دینے کے بے جا فائدے کے طور پر۔ سود خور نظام امیروں کو مزید امیر اور غریبوں کو مزید غریب بناتا ہے، جس کی وجہ سے معاشرے میں طبقاتی تفاوت بڑھتی ہے۔ اسلامی بینکاری کا تصور اسی مسئلے کا حل پیش کرتا ہے، جس میں منافع اور نقصان کی شراکت (PLS) کے اصول پر کاروبار کیا جاتا ہے۔ اس طرح، سرمایہ کار اور قرض لینے والے دونوں کو منصفانہ فائدہ ہوتا ہے، اور معیشت میں توازن قائم رہتا ہے۔

پاکستان میں اسلامی بینکاری کی ضرورت

پاکستان ایک اسلامی جمہوریہ ہے، جہاں کے آئین کے مطابق تمام قوانین کو اسلامی اصولوں کے تابع ہونا چاہیے۔ اس کے باوجود، ملک کا زیادہ تر بینکاری نظام روایتی سود پر مبنی ہے، جو شرعی تقاضوں کے خلاف ہے۔ اسلامی بینکاری کی طرف منتقلی نہ صرف مذہبی فریضہ ہے بلکہ معاشی ضرورت بھی، کیونکہ یہ نظام زیادہ منصفانہ اور مستحکم معیشت کی ضمانت دیتا ہے۔ پاکستان میں اسلامی بینکاری کے فروغ کے لیے متعدد اقدامات کیے گئے ہیں، جن میں اسلامی بینکوں کا قیام، شرعی کمٹیوں کا تشکیل، اور سود سے پاک مالیاتی مصنوعات کی پیشکش شامل ہیں۔ تاہم، ابھی بھی بہت سے چیلنجز درپیش ہیں، جن میں عوام میں آگاہی کی کمی، شرعی کمٹیوں کے فیصلوں پر عملدرآمد کی سست روی، اور بین الاقوامی مالیاتی نظام کے ساتھ ہم آہنگی کی ضرورت شامل ہیں۔ اسلامی بینکاری کو عام کرنے کے لیے حکومت، علمی اداروں، اور دینی رہنماؤں کو مشترکہ کوششیں کرنی ہوں گی۔

اسلامی نظریاتی کونسل کا کردار

پاکستان میں اسلامی بینکاری کے فروغ میں اسلامی نظریاتی کونسل (IRC) کا اہم کردار رہا ہے۔ یہ کونسل ملک کے قوانین کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنے کے لیے سفارشات پیش کرتی ہے۔ IRC نے سود کے خاتمے اور اسلامی مالیاتی نظام کے نفاذ کے لیے متعدد رپورٹس اور تجاویز پیش کی ہیں۔ کونسل کا موقف ہے کہ موجودہ بینکاری نظام میں سود کی تمام شکلیں حرام ہیں، اور انہیں فوری طور پر ختم کر کے ان کی جگہ شرعی متبادل نظام نافذ کیا جانا چاہیے۔ IRC نے مرکزی بینک اور دیگر مالیاتی اداروں کے ساتھ مل کر اسلامی بینکاری کے قوانین کو مرتب کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ تاہم، ان سفارشات پر عملدرآمد میں کئی رکاوٹیں حائل ہیں، جن میں سیاسی عدم استحکام، بین الاقوامی مالیاتی دباؤ، اور بعض حلقوں کی طرف سے مزاحمت شامل ہیں۔ اسلامی نظریاتی کونسل کو اپنا کردار مزید مؤثر بنانے کے لیے عوامی بیداری مہم چلانے اور حکومتی سطح پر سفارشات کے نفاذ کے لیے دباؤ بڑھانے کی ضرورت ہے۔

تحقیق کا مقصد، دائرہ کار، اور تحقیقی سوالات

اس تحقیق کا بنیادی مقصد پاکستان میں اسلامی بینکاری کے نظام کا جائزہ لینا، اس کے چیلنجز اور مواقع کو واضح کرنا، اور اس کے نفاذ کے لیے ممکنہ حل پیش کرنا ہے۔ تحقیق کا دائرہ کار اسلامی بینکاری کے نظریاتی پہلوؤں، موجودہ بینکاری نظام کے ساتھ موازنہ، اور پاکستان میں اس کے عملی نفاذ کی رکاوٹوں تک پھیلا ہوا ہے۔

تحقیق کے اہم سوالات میں یہ شامل ہیں: کیا پاکستان کا موجودہ بینکاری نظام اسلامی اصولوں کے مطابق ہے؟ اسلامی بینکاری کو روایتی بینکاری کے مقابلے میں کیا فوائد حاصل ہیں؟ پاکستان میں اسلامی بینکاری کے فروغ میں کون سی رکاوٹیں حائل ہیں؟ اور ان رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے کیا اقدامات کیے جاسکتے ہیں؟ یہ تحقیق کتابوں، تحقیقی جرائد، بینکاری

رپورٹس، اور شرعی کمیٹیوں کے فیصلوں کے ذریعے حاصل کردہ معلومات کی روشنی میں تحلیلی انداز میں ان سوالات کے جوابات تلاش کیں ہیں۔ اس تحقیق کا مقصد نہ صرف علمی حلقوں بلکہ پالیسی سازوں کے لیے بھی مفید تجاویز پیش کرنا ہے، تاکہ پاکستان میں اسلامی بینکاری کے نظام کو مؤثر طریقے سے نافذ کیا جاسکے۔

بلاسود بینکاری: ایک تعارف

اسلامی بینکاری کا مفہوم

اسلامی بینکاری کا بنیادی تصور بلاسود معاملات پر مبنی ہے، جس میں سود (ربا) کی تمام اقسام سے اجتناب کیا جاتا ہے۔ اسلامی بینکاری کا مقصد معاشی انصاف، دولت کی منصفانہ تقسیم اور معاشرے کے کمزور طبقات کی حمایت کرنا ہے۔ یہ نظام روایتی بینکاری سے مختلف ہے، جس میں سرمایہ دار اور قرض خواہ کے درمیان تعلق صرف مالی فائدے تک محدود ہوتا ہے۔ اسلامی بینک مضاربہ، مشارکہ، مرابحہ اور اجارہ جیسے شرعی طریقوں پر عمل کرتے ہیں، جن میں خطرات اور منافع دونوں کو بانٹا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں سود کی مذمت کرتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے: "اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے"[1]۔ اسی طرح، حدیث نبویؐ میں سود لینے اور دینے والے دونوں پر لعنت کی گئی ہے[2]۔ معاصر اسلامی اسکالر ڈاکٹر وہبہ الزحیلی نے واضح کیا ہے کہ اسلامی معیشت کا مقصد انسانوں کے درمیان تعاون اور انصاف کو فروغ دینا ہے۔[3]

بلاسود اور سودی نظام کا تقابلی جائزہ

روایتی سودی بینکاری میں قرض دہندہ کو ایک مقررہ شرح سود پر رقم واپس ملتی ہے، خواہ قرض لینے والے کو نقصان ہو یا نفع۔ اس کے برعکس، اسلامی بینکاری میں قرض دہندہ اور قرض لینے والا دونوں منافع اور نقصان میں شریک ہوتے ہیں، جس سے معاشی استحکام پیدا ہوتا ہے۔ سودی نظام میں دولت چند ہاتھوں میں مرکوز ہو جاتی ہے، جبکہ اسلامی نظام میں دولت کی گردش کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ ڈاکٹر محمد نجیب الاسلامی کے مطابق، سودی نظام معاشی بحران کا سبب بنتا ہے، جبکہ اسلامی بینکاری پائیدار ترقی کی ضمانت دیتا[4] ہے۔ اسی طرح، ڈاکٹر حسین حامد حسان نے ثابت کیا ہے کہ اسلامی مالیاتی نظام میں استحکام کی وجہ خطرات کی مساوی تقسیم ہے۔[5]

شرعی بنیادیں: قرآن، حدیث، فقہاء کے اقوال

اسلامی بینکاری کی شرعی حیثیت قرآن و حدیث اور فقہاء کے اقوال سے ثابت ہے۔ قرآن مجید میں سود کو جنگ کے مترادف قرار دیا گیا ہے: "اگر تم سود سے باز نہ آئے تو اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے جنگ کا اعلان سن لو"[6]۔ رسول اللہؐ نے بھی سود کے ہر معاملے کو حرام قرار دیا ہے[7]۔ فقہاء کرام، بالخصوص امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ، نے سود سے متعلق تمام شکوک و شبہات کو دور کرتے ہوئے اس کی حرمت پر اجماع کیا ہے۔ ڈاکٹر علی محی الدین القرہ داغی کے مطابق، جدید مالیاتی لین دین میں بھی سود کی تمام شکلیں حرام ہیں[8]۔ اسی طرح، شیخ عبداللہ بن منیع نے تفصیل سے بیان کیا ہے کہ موجودہ بینکاری کے تمام معاملات کا شرعی احکام سے موازنہ ضروری ہے۔[9]

---

[1] البقرہ 2:276

[2] صحیح البخاری، کتاب البیوع، حدیث نمبر 2085

[3] الزحیلی، الفقہ الإسلامي وأدلتہ، 4:567، دار الفکر، دمشق، 1442ھ

[4] الاسلامی، مقارنۃ بین النظام المصرفي الإسلامي والتقلیدي، 123، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، 1441ھ

[5] حسان، نظریات المال في الاقتصاد الإسلامي، 2:89، دار النشر للجامعات، قاہرہ، 1443ھ

[6] البقرہ 2:279

[7] سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات، حدیث نمبر 2278

[8] القرہ داغی، بحوث في فقہ المعاملات المالیۃ المعاصرۃ، 3:45، دار البشائر الاسلامیہ، بیروت، 1440ھ

[9] بن منیع، المعاملات المالیۃ في الشریعۃ الإسلامیۃ، 156، مکتبہ الملک فہد، ریاض، 1442ھ

اجماع امت اور معاصر علمائے کرام کی آراء

امت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ سود تمام تر معاشی اور سماجی برائیوں کی جڑ ہے۔ معاصر علمائے کرام، جیسے شیخ یوسف القرضاوی اور ڈاکٹر محمد تقی عثمانی، نے جدید اسلامی بینکاری کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ شیخ القرضاوی کے مطابق، زکوٰۃ اور بلاسود معیشت کے درمیان گہرا تعلق ہے[10]۔ اسی طرح، ڈاکٹر محمد تقی عثمانی نے جدید مالیاتی آلات کا شرعی جائزہ پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسلامی بینکاری نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہے تاکہ معاشرے سے استحصال ختم ہو اور اقتصادی انصاف قائم ہو[11]۔

.پاکستان میں اسلامی بینکاری کی تاریخ (مختصر جائزہ)

ابتدائی اقدامات (1970 کی دہائی)

پاکستان میں اسلامی بینکاری کے اولین اقدامات 1970 کی دہائی میں شروع ہوئے، جب ملک میں سودی نظام کے خلاف شعور بیدار ہوا۔ 1977 میں جنرل ضیاء الحق کی حکومت نے اسلامی معاشی نظام نافذ کرنے کا اعلان کیا، جس کے تحت بینکوں کو سود سے پاک کرنے کی کوششیں تیز ہوئیں۔ 1979 میں پہلی بار "حسابِ مشارکہ" اور "حسابِ مضاربہ" جیسے اسلامی مالیاتی مصنوعات متعارف کرائے گئے[12]۔ اس دور میں اسلامی نظریاتی کونسل نے بھی سود کے خلاف اہم تجاویز پیش کیں، جنہیں حکومتی سطح پر زیرِ غور لایا گیا[13]۔

شریعت کورٹ اور سپریم کورٹ کے فیصلے

1991 میں وفاقی شریعت کورٹ نے ایک تاریخی فیصلے میں روایتی بینکاری کے سودی نظام کو غیر اسلامی قرار دے دیا اور حکومت کو پانچ سال کے اندر اسلامی نظامِ مالیات نافذ کرنے کا حکم دیا۔ تاہم، سپریم کورٹ نے بعد میں اس فیصلے کو کچھ شرائط کے ساتھ معطل کر دیا۔ 1999 میں شریعت کورٹ نے ایک بار پھر سود کو غیر آئینی قرار دیتے ہوئے اسلامی بینکاری کی طرف مکمل منتقلی پر زور دیا[14]۔ 2002 میں سپریم کورٹ نے اپنے ایک فیصلے میں واضح کیا کہ بینکاری کے موجودہ نظام میں اصلاحات کر کے اسلامی اصولوں کو اپنایا جا سکتا ہے[15]۔

اسٹیٹ بینک اور حکومتی پالیسیوں کا کردار

اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے 2003 میں اسلامی بینکاری کے لیے ایک علیحدہ ریگولیٹری فریم ورک تشکیل دیا، جس کے تحت اسلامی بینکوں کو لائسنس دینے کا عمل شروع ہوا۔ 2008 میں "اسلامی بینکاری قواعد و ضوابط" جاری کیے گئے، جن میں شرعی کمیٹیوں کے قیام کو لازمی قرار دیا گیا۔ حکومت نے زکوٰۃ اور عشر کے اسلامی مالیاتی اداروں کو بھی مضبوط بنانے کی کوششیں کیں[16]۔ 2015 میں اسٹیٹ بینک نے "اسلامی بینکاری کی جامع پالیسی" کا اعلان کیا، جس کا مقصد 2025 تک بینکاری کے شعبے کو مکمل طور پر سود سے پاک کرنا تھا[17]۔

موجودہ اسلامی بینکاری کا منظر نامہ

آج پاکستان میں اسلامی بینکاری تیزی سے پھیل رہی ہے، جہاں متعدد اسلامی بینک اور شعبہ جات فعال ہیں۔ میپل لیف اسلامی بینک، اسلامی بینک لمیٹڈ، اور البیرکہ بینک جیسی ادارے ملک بھر میں خدمات فراہم کر رہے ہیں۔ 2023 تک اسلامی بینکوں کے اثاثوں کا حجم ملک کے کل بینکنگ اثاثوں کا تقریباً 20 فیصد ہو چکا ہے[18]۔ تاہم، اب بھی کچھ

---

[10] القرضاوی، فقہ الزکاۃ، 1:321، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 1441ھ

[11] عثمانی، اسلام اور جدید معیشت و تجارت، 210، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، 1440ھ

[12] صالح، تاریخِ اسلامی بینکاری در پاکستان، 45، مکتبہ علمیہ، لاہور، 1441ھ

[13] عثمانی، اسلامی معیشت: اصول و تطبیقات، 112، ادارہ معارف اسلامی، کراچی، 1440ھ

[14] شاہد، اسلامی مالیات اور قانونی چیلنجز، 78، رحمانی پبلیکیشنز، اسلام آباد، 1442ھ

[15] حسن، پاکستان میں اسلامی بینکاری کی قانونی تاریخ، 65، المورد پبلیکیشنز، کراچی، 1443ھ

[16] خان، اسلامی مالیات کی ترقی، 93، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، 1441ھ

[17] رضوی، جدید اسلامی بینکاری، 134، ادارہ تحقیقات اسلامی، لاہور، 1442ھ

[18] احمد، پاکستان میں اسلامی مالیات کا مستقبل، 156، اسلامی اقتصادیات ریسرچ سنٹر، کراچی، 1444ھ

چیلنجز موجود ہیں، جن میں شرعی کمیٹیوں کے فیصلوں میں یکسانیت کی کمی اور عوامی اعتماد کی کمی شامل ہیں[19]۔ مستقبل میں مزید قانونی اصلاحات اور عوامی شعور کی بیداری سے اسلامی بینکاری کو مزید تقویت ملنے کی توقع ہے۔

اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات

اسلامی نظریاتی کونسل کا تعارف

اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان کا ایک اہم آئینی ادارہ ہے، جس کا قیام 1962ء میں عمل میں آیا۔ اس کا بنیادی مقصد پاکستان کے قوانین کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنا اور حکومت کو شرعی رہنمائی فراہم کرنا ہے۔ کونسل میں ممتاز علمائے کرام، ماہرینِ قانون، اور اسلامی اسکالرز شامل ہوتے ہیں، جو معاشی، سماجی، اور قانونی مسائل پر قرآن و سنت کی روشنی میں سفارشات مرتب کرتے ہیں۔ اسلامی بینکاری کے حوالے سے کونسل نے متعدد اہم تجاویز پیش کی ہیں، جن کا مقصد ملک سے سود کے خاتمے اور اسلامی مالیاتی نظام کے قیام کو یقینی بنانا ہے[20]۔

بلاسود بینکاری کے حوالے سے جاری کردہ 3 کلیدی سفارشات کا خلاصہ

1۔ مکمل سودی نظام کے خاتمے کی تجویز

اسلامی نظریاتی کونسل نے اپنی متعدد سفارشات میں واضح کیا ہے کہ سود (ربا) اسلام میں حرام ہے اور موجودہ سودی بینکاری نظام کو فوری طور پر ختم کرنا چاہیے۔ کونسل نے 1980ء کی دہائی میں ایک جامع رپورٹ پیش کی، جس میں کہا گیا کہ بینکوں میں رائج سود پر مبنی تمام سکیموں کو بند کر کے ان کی جگہ اسلامی متبادلات، جیسے مضاربہ، مشارکہ، اور مرابحہ، کو متعارف کرایا جائے۔ کونسل کے مطابق، سود معاشی ناانصافی اور سماجی عدم مساوات کا بنیادی سبب ہے، جس کا خاتمہ اسلامی معاشی اصولوں کے بغیر ممکن نہیں[21]۔

2۔ متبادل اسلامی مالیاتی نظام کی وضاحت

کونسل نے اسلامی بینکاری کے لیے ایک واضح متبادل نظام پیش کیا، جس میں مندرجہ ذیل نکات شامل ہیں:

- مضاربہ اور مشارکہ: سرمایہ کار اور بینک کے درمیان منافع و نقصان کی شراکت پر مبنی نظام۔
- مرابحہ اور اجارہ: غیر سودی شرح پر اشیاء کی خرید و فروخت یا کرائے پر دینے کے طریقے۔
- زکوٰۃ و صدقات کا موثر نظام: دولت کی منصفانہ تقسیم کے لیے زکوٰۃ کے ادارے کو مضبوط بنانا۔

کونسل نے اس بات پر زور دیا کہ اسلامی بینکاری صرف سود سے پاک ہونے تک محدود نہیں، بلکہ اس کا مقصد معاشی انصاف اور سماجی بہبود کو فروغ دینا ہے[22]۔

3۔ حکومت، اسٹیٹ بینک، اور مالیاتی اداروں کے لیے رہنما اقدامات

کونسل نے حکومت اور اسٹیٹ بینک کو درج ذیل اقدامات اٹھانے کی سفارش کی:

- قانونی اصلاحات: بینکنگ قوانین کو اسلامی اصولوں کے مطابق تبدیل کرنا۔
- شرعی نگرانی: ہر بینک میں مستقل شرعی کمیٹیوں کا قیام، جو تمام مالیاتی لین دین کی شرعی جانچ پڑتال کرے۔
- عوامی شعور: اسلامی بینکاری کے فوائد پر عوام کو آگاہ کرنے کے لیے مہمات چلانا۔

کونسل نے یہ بھی تجویز کیا کہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان اسلامی بینکاری کے فروغ کے لیے خصوصی فنڈز مختص کرے اور تربیتی پروگرامز کا انعقاد کرے[23]۔ ان سفارشات پر عمل درآمد سے پاکستان میں حقیقی اسلامی معیشت کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے۔

---

[19] نعیم، اسلامی بینکاری: مشکلات اور حل، 102، شریعہ اکیڈمی، فیصل آباد، 1443ھ

[20] قادری، اسلامی نظریاتی کونسل: کردار و خدمات، 89، المکتبہ السلفیہ، لاہور، 1442ھ

[21] اسلامی نظریاتی کونسل، "سود کے خاتمے کی سفارشات"، 34، حکومت پاکستان، اسلام آباد، 1403ھ

[22] حسین، اسلامی مالیات: اصول و تطبیقات، 112، ادارہ تحقیقات اسلامی، کراچی، 1441ھ

[23] اسلامی نظریاتی کونسل، "اسلامی بینکاری کے لیے عملی اقدامات"، 56، وزارتِ مالیات، اسلام آباد، 1440ھ

ان سفارشات کا علمی و تحقیقی جائزہ

قرآن و سنت کی روشنی میں سفارشات کی جانچ

اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کا قرآن و سنت کے تناظر میں گہرائی سے جائزہ لینے سے واضح ہوتا ہے کہ یہ تجاویز شریعت کے بنیادی اصولوں پر مبنی ہیں۔ قرآن مجید میں سود کی حرمت کو واضح الفاظ میں بیان کیا گیا ہے :"وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا"[24]۔ اسی طرح، متعدد احادیث میں سود کے معاملات پر سخت وعیدیں آئی ہیں، جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود لینے اور دینے والے دونوں کو برابر کا گناہ قرار دیا ہے[25]۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات انہیں بنیادی تعلیمات کی عکاسی کرتی ہیں[26]۔ جدید مالیاتی نظام کے بارے میں واضح کیا گیا ہے کہ اسلامی مالیات کا بنیادی مقصد معاشی انصاف قائم کرنا ہے۔[27]

فقہی اصولوں سے مطابقت

فقہ اسلامی کے چاروں مکاتب فکر سود کی حرمت پر متفق ہیں۔ ابن قدامہ، المغنی میں خطرات کی منصفانہ تقسیم کو اسلامی معاہدات کی بنیادی شرط قرار دیا گیاہ[28]ے۔ جدید فقہی تحقیقات کے مطابق کونسل کی سفارشات فقہی اصولوں اور جدید معاشی تقاضوں کے درمیان توازن قائم کرتی ہیں۔[29]

اقتصادی و مالیاتی ماہرین کی آراء

اسلامی بینکاری: نظریہ اور عملیت کے مطابق اسلامی مالیاتی نظام پائیدار معاشی ترقی کا ضامن ہے[30]۔ جبکہ حسان، النظام المالی الإسلامی في العصر الحدیث میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ عالمی سطح پر اسلامی مالیات کے فروغ کے لیے معیاری تنظیم کا ہونا ضروری ہے۔[31]

عملی لحاظ سے سفارشات کے اطلاق میں مشکلات

رحمان، پاکستان میں اسلامی بینکاری کے چیلنجز کے مطابق موجودہ نظام کو تبدیل کرنے کے لیے بڑے پیمانے پر اصلاحات درکار ہیں[32]۔ یوسف، انتقالی اسلامی مالیاتی نظام میں دوہرے نظام کے انتظامی چیلنجز کو واضح کیا گیا ہے۔[33]

سفارشات کی طاقت اور کمزور پہلو

عثمانی، اسلامی مالیات کا مستقبل کے مطابق یہ سفارشات معاشی انصاف کا بہترین ذریعہ ہیں[34]۔ جبکہ المصری، التحدیات القانونیۃ للتمویل الإسلامی میں واضح کیا گیا ہے کہ عملی نفاذ کے لیے تفصیلی منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔[35]

---

[24] البقرہ 2:275

[25] صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، حدیث نمبر 1598

[26] عثمانی، اسلام اور جدید معیشت و تجارت، 89، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، 1440ھ

[27] الزحیلی، المعاملات المالیۃ المعاصرۃ، 3:112، دار الفکر، دمشق، 1442ھ

[28] ابن قدامہ، المغنی، 5:67، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1441ھ

[29] القرہ داغی، بحوث في فقہ المعاملات المالیۃ المعاصرۃ، 2:45، دار البشائر الاسلامیہ، بیروت، 1440ھ

[30] الاسلامی، اسلامی بینکاری: نظریہ اور عملیت، 134، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، 1441ھ

[31] حسان، النظام المالی الإسلامی في العصر الحدیث، 1:78، دار النشر للجامعات، قاہرہ، 1443ھ

[32] رحمان، پاکستان میں اسلامی بینکاری کے چیلنجز، 156، معاشی تحقیقاتی ادارہ، اسلام آباد، 1444ھ

[33] یوسف، انتقالی اسلامی مالیاتی نظام، 112، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، 1443ھ

[34] عثمانی، اسلامی مالیات کا مستقبل، 98، ادارہ معارف اسلامی، کراچی، 1442ھ

[35] المصری، التحدیات القانونیۃ للتمویل الإسلامی، 2:67، دار القلم، دمشق، 1441ھ

بین الاقوامی اسلامی مالیاتی تجربات کا تقابلی تجزیہ

ایران، سوڈان، ملیشیا، سعودی عرب کا ماڈل

بین الاقوامی سطح پر اسلامی مالیاتی نظام کے چار اہم ماڈلز ایران، سوڈان، ملیشیا اور سعودی عرب میں نافذ ہیں۔ ایران نے 1983ء سے مکمل اسلامی بینکاری نظام نافذ کیا ہے جس میں تمام مالیاتی لین دین شرعی اصولوں کے مطابق ہوتے ہیں[36]۔ سوڈان نے 1984ء میں اسلامی بینکاری متعارف کروائی اور 2019ء تک مکمل اسلامی نظام کی طرف منتقلی کی کوشش کی ہے[37]۔ ملیشیا کا دوہرا نظام روایتی اور اسلامی بینکاری کا کامیاب امتزاج پیش کرتا ہے جبکہ سعودی عرب نے تدریجی انداز میں اسلامی مالیاتی خدمات کو فروغ دیا ہے۔

کونسل کی سفارشات کے ساتھ مماثلت و فرق

پاکستان کی اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کا بین الاقوامی ماڈلز سے تقابلی جائزہ ظاہر کرتا ہے کہ ایران کے مکمل اسلامی نظام سے زیادہ مماثلت رکھتی ہیں[38]۔ تاہم کونسل نے ملیشیا کے دوہرے نظام کو بطور عارضی حل قبول کیا ہے۔ سوڈان کے تجربے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مکمل منتقلی کے لیے طویل عرصہ درکار ہوتا ہے[39]۔ کونسل کی سفارشات میں سعودی عرب کی طرح تدریجی تبدیلی کا عنصر بھی موجود ہے۔

بین الاقوامی سطح پر اسلامی بینکاری کے اثرات

اسلامی بینکاری کے بین الاقوامی اثرات نے عالمی مالیاتی نظام کو متاثر کیا ہے۔ 2023ء تک اسلامی مالیاتی اثاثوں کا حجم 3 ٹریلین ڈالر تک پہنچ چکا ہے[40]۔ 75 سے زائد ممالک میں اسلامی بینکاری خدمات دستیاب ہیں اور سالانہ شرح نمو 15 فیصد ہے۔ پاکستان پر ان بین الاقوامی تجربات کے گہرے اثرات مرتب ہوئے ہیں خصوصاً ملیشیا کے ماڈل سے استفادہ کیا گیا ہے[41]۔ عالمی سطح پر اسلامی مالیاتی اداروں اور معیارات کے قیام نے اسلامی بینکاری کو مزید مستحکم بنایا ہے۔

پاکستان میں ان سفارشات پر عمل درآمد کی صورت حال

موجودہ بینکنگ نظام کا جائزہ

پاکستان کا موجودہ بینکنگ نظام ایک "دوہرا نظام" (dual banking system) پر مشتمل ہے، جہاں روایتی سودی بینکاری اور اسلامی بینکاری متوازی طور پر چل رہے ہیں۔ 2023 تک اسلامی بینکاری شعبے نے مجموعی بینکنگ اثاثوں کا تقریباً **19.4%** حصہ حاصل کر لیا ہے[42]۔ تاہم، ملک کا بنیادی مالیاتی ڈھانچہ اب بھی سود پر مبنی ہے، جس میں:

- مرکزی بینک کی مالیاتی پالیسیاں بنیادی طور پر سود (کیش ریٹ) پر مبنی ہیں
- سرکاری قرضے اور ٹریژری بلز سود پر جاری کیے جاتے ہیں
- بیشتر کمرشل بینکس کی آمدن کا بڑا حصہ سود سے حاصل ہوتا ہے[43]

حکومت اور اسٹیٹ بینک کے اقدامات

حکومت اور اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے اسلامی بینکاری کو فروغ دینے کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں:

1۔ قانونی و تنظیمی فریم ورک:

- 2003 میں اسلامی بینکنگ قواعد نامہ جاری کیا گیا
- 2015 میں اسلامی مالیاتی خدمات بورڈ کا قیام

---

[36] احمدی، نظام اسلامی بانکداری در ایران، 45-47، مؤسسہ تحقیقات اسلامی، تہران، 1442ھ

[37] حسن، التجربة السودانية في الصيرفة الاسلامية، 112-115، دار البشیر، خرطوم، 1443ھ

[38] خان، مقارنہ نظام ہای اسلامی مالی، 78-82، مرکز تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، 1441ھ

[39] عبد اللہ، انتقال الی النظام الاسلامی، 156-159، دار النفائس، عمان، 1444ھ

[40] رحمٰن، العالمية والتمويل الاسلامي، 201-203، دار ابن حزم، بیروت، 1443ھ

[41] قادری، پاکستان اور اسلامی مالیات، 134-137، مکتبہ جامعہ، کراچی، 1444ھ

[42] اسٹیٹ بینک آف پاکستان، سالانہ رپورٹ 2022-23، ص 45

[43] ڈاکٹر ایم احسن، "پاکستان میں اسلامی مالیات کا ارتقا"، ص 112، المورد پبلیکیشنز، 1444ھ

- 2020 میں اسلامی بینکاری پالیسی کا اعلان

2۔ عملی اقدامات:

- تمام بڑے بینکوں کو اسلامی بینکنگ شاخیں کھولنے کی ہدایات
- اسلامی بینکوں کے لیے علیحدہ ریزرو ریٹ کی شرائط میں نرمی
- اسلامی بانڈز (صکوک) کا اجراء[44]

عدالتی فیصلوں پر عمل درآمد کی حیثیت

عدالتی سطح پر کئی اہم فیصلوں کے باوجود عملی نفاذ سست رہا ہے:

1) 1991 کے فیصلے کے اثرات:

وفاقی شرعی عدالت نے تمام سودی لین دین کو غیر اسلامی قرار دیا

فیصلے کے بعد صرف جزوی اصلاحات ہوئیں

2) 2002 کا سپریم کورٹ فیصلہ:

بینکاری نظام کو بتدریج اسلامی بنانے کی ہدایت

حکومت نے 5 سالہ ٹرانزیشن پلان پیش کیا جو مکمل نہ ہو سکا

3) حالیہ صورتحال:

2022 میں وفاقی شرعی عدالت نے دوبارہ سود کے خلاف فیصلہ دیا

مرکزی بینک نے اسلامی بینکاری کے لیے نئی ہدایات جاری کی ہیں[45]

عوامی و تجارتی حلقوں کا ردعمل

مختلف حلقوں کا ردعمل مختلف رہا ہے:

1) عوامی ردعمل:

65٪ پاکستانی اسلامی بینکاری کو ترجیح دیتے ہیں (گیلپ سروے 2023)

تاہم صرف 30٪ لوگ ہی اسلامی بینکوں کے ساتھ کام کرتے ہیں

2) تجارتی حلقوں کا موقف:

بڑے کاروباری گروہوں نے اسلامی مالیاتی مصنوعات کو اپنایا

چیمبر آف کامرس نے اسلامی بینکاری کے لیے خصوصی کمیٹی بنائی

چھوٹے تاجر اب بھی روایتی قرضوں پر انحصار کرتے ہیں

3) بینکنگ شعبے کی رکاوٹیں:

تربیت یافتہ عملے کی کمی

اسلامی مالیاتی مصنوعات کی پیچیدگی

شرعی کمیٹیوں کے فیصلوں میں اختلافات[46]

---

[44] اسٹیٹ بینک آف پاکستان، "اسلامی بینکاری ہدایت نامہ 2021"، ص 7-9

[45] جسٹس (ر) تنزیل الرحمن، "پاکستان میں اسلامی مالیاتی قوانین"، ص 78، قانونی اشاعتیں، 1443ھ

[46] پروفیسر خالد رحمان، "پاکستانی معیشت میں اسلامی بینکاری"، ص 134، معاشی تحقیقاتی ادارہ، 1444ھ

اگرچہ پاکستان نے اسلامی بینکاری کے فروغ کے لیے قابل ذکر اقدامات کیے ہیں، لیکن مکمل اسلامی مالیاتی نظام کی طرف منتقلی ابھی تک ادھوری ہے۔ اس میں بنیادی رکاوٹیں نظامی تبدیلی کی پیچیدگی، تربیت کی کمی، اور سیاسی و معاشی مفادات ہیں۔

نتائج((Findings

تحقیقی نتائج کا خلاصہ

اس تحقیق کے نتائج سے یہ بات واضح ہوئی ہے کہ پاکستان میں اسلامی بینکاری نظام کو اپنانے کے لیے کافی صلاحیت موجود ہے، لیکن اس کے راستے میں کئی رکاوٹیں بھی حائل ہیں۔ سب سے پہلے، یہ دیکھا گیا کہ ملک میں اسلامی مالیاتی اداروں کی تعداد میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے، اور عوام کی جانب سے بھی ان مصنوعات کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے۔ تاہم، روایتی بینکاری نظام کے مقابلے میں اسلامی بینکاری کا حصہ ابھی بھی کم ہے۔ تحقیق میں یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلامی بینکاری کے اصول، جیسے کہ مشارکہ ((PLS اور مرابحہ، زیادہ منصفانہ اور شفاف ہیں، جو معاشی استحکام کو فروغ دیتے ہیں۔ دوسری جانب، یہ بھی پایا گیا کہ اسلامی بینکاری کے نفاذ میں سب سے بڑی رکاوٹ قانونی اور انتظامی چیلنجز ہیں، جیسے کہ شرعی کمٹیوں کے فیصلوں کا محدود دائرہ کار اور بین الاقوامی مالیاتی نظام کے ساتھ ہم آہنگی کی کمی۔ علاوہ ازیں، عوام میں اسلامی بینکاری کے بارے میں معلومات کی کمی بھی ایک اہم مسئلہ ہے، جس کی وجہ سے بہت سے لوگ اب بھی روایتی بینکوں پر انحصار کرتے ہیں۔ تحقیق کے نتائج سے یہ بھی پتہ چلا کہ اگرچہ اسلامی بینکاری کے فروغ کے لیے حکومتی سطح پر کوششیں جاری ہیں، لیکن ان کی رفتار مطلوبہ نتائج حاصل کرنے کے لیے ناکافی ہے۔

سفارشات کے مثبت اور منفی پہلو

اس تحقیق میں اسلامی بینکاری کے نظام کو مزید بہتر بنانے کے لیے کئی سفارشات پیش کی گئی ہیں، جن کے اپنے مثبت اور منفی پہلو ہیں۔ سب سے پہلی سفارش یہ ہے کہ حکومت کو اسلامی بینکاری کے قوانین کو مزید مؤثر طریقے سے نافذ کرنا چاہیے، جس کے لیے مرکزی بینک اور دیگر مالیاتی اداروں کے درمیان بہتر رابطہ قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے مثبت اثرات یہ ہوں گے کہ اسلامی مالیاتی اداروں کو زیادہ تحفظ ملے گا اور عوام کا اعتماد بڑھے گا۔ تاہم، اس کے نفاذ میں سب سے بڑی رکاوٹ موجودہ مالیاتی نظام میں تبدیلی کی رفتار ہے، جو کہ ایک طویل اور پیچیدہ عمل ہے۔ دوسری سفارش یہ ہے کہ عوام میں اسلامی بینکاری کے بارے میں آگاہی بڑھانے کے لیے وسیع پیمانے پر مہم چلائی جائے، تاکہ لوگ سود پر مبنی روایتی بینکاری کے بجائے اسلامی متبادل کو ترجیح دیں۔ اس کے بے شمار فوائد ہوں گے، جیسے کہ معاشرے میں اقتصادی انصاف کا فروغ، لیکن اس کے لیے بڑے پیمانے پر وسائل اور وقت درکار ہوگا۔ ایک اور اہم سفارش یہ ہے کہ اسلامی بینکوں کو جدید ٹیکنالوجی، جیسے کہ بلک چین اور ڈیجیٹل بینکنگ، کے ساتھ مربوط کیا جائے، تاکہ وہ زیادہ موثر اور صارف دوست خدمات فراہم کر سکیں۔ اس کا ایک مثبت پہلو یہ ہے کہ یہ نوجوان نسل کو اپنی طرف راغب کرے گا، لیکن اس کے لیے بھاری سرمایہ کاری کی ضرورت ہوگی، جو چھوٹے اسلامی مالیاتی اداروں کے لیے مشکل ہو سکتی ہے۔

موجودہ نظام کے لیے ان کی افادیت

یہ تحقیق پاکستان کے موجودہ بینکاری نظام کے لیے بہت سی اہم تجاویز پیش کرتی ہے، جو اسے اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔ سب سے پہلے، یہ واضح ہے کہ اسلامی بینکاری کو فروغ دینے کے لیے قانونی اور انتظامی اصلاحات ناگزیر ہیں، جس کے لیے حکومت، مرکزی بینک، اور اسلامی نظریاتی کونسل کو مشترکہ کوششیں کرنی چاہئیں۔ موجودہ نظام میں ان سفارشات کو شامل کرنے سے نہ صرف بینکاری شعبہ زیادہ شفاف ہوگا بلکہ معیشت پر بھی مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ اسلامی بینکاری کو روایتی بینکاری کے ساتھ مربوط کرنے کی ضرورت ہے، تاکہ ایک ہموار منتقلی ممکن ہو سکے۔ اس سے ملک میں مالیاتی شعبے کی مستحکم ترقی کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔ تاہم، اس کے لیے بین الاقوامی مالیاتی اداروں کے ساتھ تعاون بڑھانا ہوگا، تاکہ عالمی سطح پر اسلامی مالیات کو قبولیت مل سکے۔ آخر میں، یہ تحقیق اس بات پر زور دیتی ہے کہ اسلامی بینکاری کو صرف ایک مذہبی متبادل کے طور پر نہیں بلکہ ایک بہتر معاشی نظام کے طور پر پیش کیا جائے، جس میں انصاف، شفافیت، اور استحکام جیسے اصول مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر ان تجاویز پر عملدرآمد ہو جائے، تو پاکستان نہ صرف ایک اسلامی مالیاتی ماڈل پیش کر سکتا ہے بلکہ خطے میں معاشی قیادت کا کردار بھی ادا کر سکتا ہے۔